حصہ دوم

سوال نمبر-4

ہر جدید معاشی نظام کے اندرونی مسائل ہیں۔ وضاحت کریں کہ کیسے اسلامی نظام معیشت ایک مساوی نظام معیشت ترتیب دے سکتا ہے۔

جواب

تعارف:

آج کے جدید ترقی کے دور میں مختلف ممالک نے مختلف معاشی نظام اپنائے ہوئے ہیں۔ سب اپنے نظریے کے مطابق معاشی نظام بناتے ہیں۔ بعض ممالک میں اشتراکیت کا نظام رائج ہے تو بعض ممالک میں سرمایہ کاری کا نظام رائج ہے۔ البتہ کوئی ایسا ملک نہیں جو کسی خاص معاشی نظام پر عمل پیرا نہ ہوتا ہو۔ اسی طرح ہر معاشی نظام کے فائدوں کے ساتھ ساتھ ان سے کچھ مسائل بھی وابستہ ہوتے ہیں۔ کسی معاشی نظام میں دولت چند ہاتھوں میں ہی محدود ہو کر رہ جاتی ہے جس کی بنا پر امیر، امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس سے معاشرہ دو طبقوں میں بٹ کر رہ جاتا ہے اور معاشرے میں ناانصافی جنم لیتی ہے۔ الغرض کہ کوئی جدید معاشی نظام عیبوں سے پاک نہیں سوائے اسلامی معاشی نظام کے۔

دنیا کے مختلف معاشی نظام:

اس وقت دنیا میں بہت سے معاشی نظام پھیلے ہوئے ہیں جو اپنے اپنے مفادات اور نقصانات کی بنیاد پر چل رہے ہیں۔ لوگ بھی ان معاشی نظاموں کو اپنی اپنی سہولت کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔ کچھ کو ان سے بے پایاں فائدہ حاصل ہوتا ہے تو کچھ کے لیے یہ سراسر نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ اس وقت تیز ترین ترقی کرتی دنیا کے دو بڑے معاشی نظام ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں

1. اشتراکیت
2. سرمایہ داری

اشتراکیت:

اشتراکیت وہ معاشی نظام ہے جس میں دولت کسی ایک ہاتھ تک محدود ہو کر نہیں رہ جاتی بلکہ حکومت اپنے رعایا کے رفاہِ عام کے لیے اس دولت کو خرچ کرتی ہے۔ اس نظام میں نہ ہی امیر، امیر تر اور نہ ہی غریب، غریب تر ہوتا ہے۔ اگرچہ اس معاشی نظام میں ناانصافی بہت کم حد تک ہوتی ہے مگر یہ نظام بھی مکمل طور پر درست نہیں۔ اس معاشی نظام میں بھی چند خرابیاں اور اندرونی مسائل ہیں۔

ذاتی ترقی کا موقع نہ ملنا:

اشتراکیت کے معاشی نظام کے ذریعے ایک شخص کو ذاتی ترقی کے بہت کم مواقع دستیاب ہوتے ہیں۔ اس نظام معیشت میں سب کو یکساں ترقی دی جاتی ہے۔ کوئی چاہے جتنی محنت کر لے مگر اس اضافی محنت سے وہ ذاتی ترقی نہیں کر سکتا۔ ذاتی ترقی نہ ہونے کے باعث لوگ اپنی صلاحیتوں کو پوری طرح سے بروئے کار نہیں لاتے۔

بین الاقوامی تجارت میں کمی:

اس نظام معیشت میں چونکہ دولت صرف حکومت صرف کر سکتی ہے تو اگر حکومت ذمہ دار نہ ہو تو وہ ملک کی ترقی کے بجائے اپنی ذاتی مفاد پورے کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اب چونکہ لوگ ذاتی ترقی سے محروم ہوتے ہیں تو وہ حکومت کی مرضی کے بغیر دوسرے ممالک سے تجارت نہیں کر سکتے۔ اس طرح یہ نظام معیشت بین الاقوامی

تجارت کی راہ میں رکاوٹ بن کر رہ جاتا ہے۔ جس سے ملکی معیشت پر منفی اثر پڑتا ہے۔

سرمایہ داری:

سرمایہ داری معاشی نظام میں وافر مقدار میں دولت کمانے کے مواقع دستیاب ہوتے ہیں۔ آج بھی بہت سی جمہوری ریاستوں میں اس نظام معیشت کو اپنایا جاتا ہے جیسا کہ امریکہ اور یورپ کے ممالک اسی نظام کے تحت معاشی لین دین کرتے ہیں۔ اس نظام معیشت میں امیر امیر تر اور غریب، غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے کیونکہ لوگوں کو انفرادی طور پر پیسہ اور جائیداد بنانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس نظام کی کچھ خامیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) دولت مندوں کی اجارہ داری:

اس نظام معیشت کے تحت سرمایہ دار طبقہ اپنی اجارہ داری قائم کر لیتا ہے اور اپنے سے نچلے طبقے میں احساس کمتری کو فروغ دیتا ہے۔ اپنی برتری کو قائم رکھنے کے لیے ہر اچھے اور برے طریقے کو اپناتا ہے اور دولت کی زیادتی یعنی افراط زر ہونے کی بنا پر غریب ممالک کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ بعض اوقات اسی اجارہ داری سوچ کے چلتے یہ امیر حکمران غریب ممالک پر اپنا تسلط قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دنیا کا توازن بگاڑنے میں معاون کردار ادا کرتے ہیں۔

(2) طبقاتی نظام میں اضافہ:

سرمایہ داری کے نظام معیشت کے تحت معاشرہ امیر اور غریب طبقوں کے درمیان بٹ جاتا ہے۔ غریب طبقہ پسماندہ تر ہوتا چلا جاتا ہے اور اس طرح سے طاقتور اور امیر طبقے کے سامنے اپنی وقعت کھو دیتا ہے۔ ایسے نظام معیشت میں

معیار کی بنیاد دولت کو قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ معیار کی بنیاد تو انسانی خصوصیت پر ہونا چاہیے۔ اس سوچ سے ناانصافی جنم لیتی ہے جس کا معاشرے کی بقا پر برا اثر پڑتا ہے۔

اسلامی معاشی نظام:

اسلامی معاشی نظام انصاف اور برابری کی بنیادوں پر قائم کیا گیا ہے۔ جہاں دولت صرف چند ہاتھوں میں ہی مرکوز ہو کر نہیں رہ جاتی بلکہ اس کی ترسیل امیر سے غریب کے درمیان ہوتی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرتی اجارہ داری کا خاتمہ ہوتا ہے اور لوگوں کے طبقوں میں افراتفری اور ایک دوسرے کے خلاف نفرت نہیں پھیلتی۔ اسلامی نظام معیشت جہاں دولت کا ارتکاز چند ہاتھوں میں ہونے سے روکتا ہے وہیں ذاتی ترقی اور جائیداد رکھنے کا حق بھی دیتا ہے۔ لوگوں کو ان کی صلاحیت کے مطابق دولت کمانے کی آزادی حاصل ہوتی ہے۔

اسلامی معاشی نظام کی چند خصوصیات اسے یکساں معاشی نظام بناتا ہے یہ خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1 مکمل نظام معیشت:

اسلام ایک جامع اور مکمل نظام معیشت پیش کرتا ہے جس کی بنیاد انصاف پر قائم ہے۔ اسلامی معاشی نظام میں چند اصول وضع کیے گئے ہیں۔ جن کے تحت برابری اور انصاف کے تمام تقاضے پورے کیے جا سکتے ہیں۔ اسلام نے زکوٰۃ کا نظام متعارف کرایا یہ نظام اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ "زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف حضرت ابوبکرؓ نے جنگ کی تھی"۔
زکوٰۃ سے نہ صرف مال پاک ہو جاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

حاصل ہوتی ہے بلکہ دولت کا ارتکاز بھی چند ہاتھوں میں نہیں ہوتا۔ جس سے دولت معاشرے میں گھومتی رہتی ہے اور طبقاتی اجارہ داری قائم نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ کے بارے میں ارشاد ہوا ہے۔

ترجمہ

"اے ایمان والو! نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو"

2 مال غنیمت کے احکام:

اسلام مال غنیمت کے متعلق بہت سے احکام دیتا ہے۔ اس مال کو تناسب سے مختلف حصوں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ جس کی بنا پر معاشرے میں لالچ کا دور دورہ نہیں ہوتا۔ مال غنیمت سے متعلق احکامات سورۃ انفال میں بیان کیے گئے ہیں۔ لوگ پورے انصاف کے ساتھ جنگ کے بعد حاصل ہونے والے مال کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں اور تفرقہ میں نہیں پڑتے۔

3 قیدیوں سے فدیہ:

جنگوں میں جو قیدی مسلمانوں کے قبضے میں آتے تھے ان کی رہائی کے لیے فدیہ وصول کیا جاتا تھا۔ اس طرح سے اس دولت کو بھی مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کیا جاتا تھا اور کسی قسم کی بددیانتی نہیں برتی جاتی تھی۔ احد کے موقع پر جو قیدی فدیہ دینے کی استعداد نہیں رکھتے تھے انھیں دس دس مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کا کہا گیا تھا۔

4 زمینی پیداوار پر ٹیکس:

زمینی پیداوار پر کچھ ٹیکس عائد کیے گئے تھے جس کی وصول کردہ رقم سے مسلمانوں کے دفاع کا بندوبست کیا جاتا تھا۔

CamScanner

مسلمان زمینداروں سے جو ٹیکس وصول کیا جاتا تھا اسے عشر کہتے ہیں جو کہ زرعی پیداوار کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔ اس رقم کی وصولی سے ضروری دفاعی انتظام کیے جاتے تھے اور نظم و ضبط کو قائم رکھا جاتا تھا۔

خلاصہ کلام:

الغرض اسلامی نظام معیشت ہر لحاظ سے یکساں نظام معیشت کو فروغ دیتا ہے۔ اس نظام معیشت میں دولت کو لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے۔ جہاں طبقاتی اجارہ داری کی مذمت کی جاتی ہے اور انصاف کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ لوگوں کو جہاں ذاتی جائیداد اور دولت بنانے کا حق دیا گیا ہے وہیں زکوٰۃ کا نظام عائد کر کے اس کو ہر برائی سے پاک کر دیا گیا ہے۔ مختصراً یہ کہ اسلامی نظام معیشت انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے یکساں معاشی نظام پیش کرتا ہے۔